



سوال

(394) اس طرح کا ٹھیکہ زمین کا دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملک بنگال میں لوگ اپنی زمین ٹھیکے پر بیعتے ہیں۔ اسطور سے کہ سالانہ ایک بیگھہ زمین پر مثلاً تین یا چار من دھان لیا ہے چاہے زمین کی فصل ڈوب جائے یا جل جائے۔ انہیں سروکار نہیں فصل ہو یا نہ ہو زمین کا مالک مقررہ دھان اس سے لے لے گا اور خراج مالک کا ذمہ ہوگا از روئے شریعت اس طرح کا ٹھیکہ زمین کا دینا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد اکرم علی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ جائز نہیں یوں ہونا چاہیے کہ پیداوار میں نصف یا بیس یا خمس یا مقررہ ہوں گانہ ہو تو نہیں لوں گا کیسے رسول اللہ ﷺ نے یہودان غیر کو بے پر زمین دی تھی ٹھیکہ کا عوض نقد روپیہ ہو تو ہر طرح جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

(30 رجب 42 ھ عیسوی)

تشریح

زمین اس شرط پر دینا کہ دس من غلہ اس میں سے ہم کو دے دینا باقی تمہارا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شرط فاسد ہے۔ اس واسطے ممکن ہے۔ کہ صرف دس من غلہ پیدا ہو تو صورت میں بے چارہ مزارع بالکل محروم رہ جائے گا سراسر خسارہ میں پڑ جائے گا۔ ہاں اس شرط پر زمین دینا جائز ہے۔ کہ جس قدر غلہ پیدا ہو اس میں سے مثلاً ایک ٹلٹ ہمارا باقی تمہارا۔ یا نصف ہمارا یا نصف تمہارا یا دو ٹلٹ ہمارا باقی تمہارا یعنی جز مشاع کی شرط کرنا کہ جس سے کسی صورت میں قطع شرکت نہ ہو۔ بلکہ جس قدر غلہ پیدا ہو تھوڑا یا زیادہ اس میں دونوں ملنے لپنے حصے مقررہ کے شریک رہیں۔ جائز درست ہے۔

موطاء امام محمد رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 354 میں ہے۔

انبرنا مالک انبرنا ربیعہ بن ابی عبد الرحمن ان حنظلہ الانصاری انبرہ انہ سال رافع بن خدیج عن کراء المزارع فقال قد نبی عنہ قال حنظلہ فقلت لرافع بالذہب والورق قال رافع لا باس بکراہتا بالذہب والورق قال محمد و بہذا اننا خذ لا باس بکراہتا بالذہب والورق بالحنظلہ کیلا معلوما و ضریا معلوما ما لم یشرط ذلک ما یخرج منها فان اشترطہا یخرج منها کیلا معلوما فلا خیر فیہ و ہو قول



ابن حنیفہ والعامۃ من فقہائنا الی اخرہ

(حرره عبدالحق اعظم گڑھی عفی عنہ 4 رجب 17 ہجری۔ سید محمد نذیر حسین۔ (فتاویٰ نذیریہ ج 2 ص 76)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 370

محدث فتویٰ